اے ساکنان منتظر خوش باش کا مدو ستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۲۳ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶

گرتم ہا تو گرانی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

تا غلول کو خبردار کرو

اے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ کلمات جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات ۔ آپکے مقدس کلمات ۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبارین ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کیمطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو خواہش کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتبخانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اسطرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ۲ کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنی پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا ۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد اور خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا ۔ والسلام (مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہند مین سلطنت برطانیہ کی مشابہت رومی سلطنت کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین رومی سلطنت اپنے عروج مین تہی اور یہود کا ملک بہی ان کے قبضہ مین اسی طرح سے تہا جیسا کہ آجکل ہنود کا ہے اور جس طرح ہندو مسلمان کے رواج اور مذہبی احکام کا لحاظ قانون انگریزی مین کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رومی لوگ جو خود بت پرست تھے۔ یہود کے ساتھہ نیک سلوک کرتے تھے۔ آجکل اکثر مورخین اور مدبرین اس بات کیطرف گئے ہین۔ کہ ہند مین انگریزی سلطنت بالکل رومی سلطنت کے مشابہ ہے۔ چند سال ہوئے کہ اخبار پائونیر مین بہی اس پر ایک مضمون نکلا تہا۔ یہ مشابہت بہی منجملہ ان مشابہتون کے ہے جو حضرت عیسےٰ اور اس کے زمانہ کو اس زمانہ اور اس کے مسیح موعود کے ساتھ ہے حال مین پادری میک ان کول صاحب نے لندن کے ماہی رسالہ ہیبرٹ جرنل بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون کے دوران مین لکہا ہے "اکثر ہندیون کے موجودہ مذہبی طرز مین بہت سی پیچیدگیان ہین۔ یہ کہنا کوئی نئی بات پیش کرنا نہ ہوگا۔ کہ موجودہ ہندوستانیون کے حالات دوسری صدی کی رومی سلطنت کے ماتحت لوگون کے اُن مذہبی حالات سے بالکل متوازی ہین جن کا ذکر گبن نے اپنی کتاب مین کیا ہے جیسا کہ اُس وقت رومی سلطنت کے ماتحت لوگ توہمات کی پیروی کرتے تھے اور بہت سے معبودون کی پرستش مین مصروف تھے یہی حال آجکل ہندوستان کا ہے۔ اور جیسا کہ اس وقت چالاک نوجوان اپنے بزرگون کے مذہب سے منکر اور متنفر ہو کر نئے خیالات پیدا کرنے لگ گئے تہے۔ ویسا ہی آجکل ہندوستانی نوجوانون کا حال ہے۔

انجیل یوحنا کا مُصنف کون تھا مذکورہ بالا میگزین مین پروفیسر بیکن صاحب نے انجیل یوحنا پر ایک مضمون لکھا ہے جسمین کچھہ اقتباس ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

" رنین نے لکھا ہے کہ لازر کا قصہ جو یسوع نے بیان کیا ہے۔ وہ یسوع کا ایک پاکیزہ افترا تہا جو بسبب مجبوریون کے اُسے گہڑنا پڑا تہا۔" یوحنا نے اپنی کتاب مین کوئی ایسا اشارہ نہین کیا۔ کہ مین جو کچہ لکھتا ہون وہ میرے چشم دید واقعات ہین" نہ اُس نے تاریخی رنگ مین یہ سب کچہ لکہا ہے اور نہ اس کا دعوےٰ مورخ ہونے کا تہا" معلوم نہین کہ اس انجیل کے لکھنے والا کون تہا۔ انجیل یوحنا کو عیسائیت کے ابتدائی زمانہ کا ایک ریکارڈ کہا جاسکتا ہے۔

عیسائی عورتون کو نصیحت امریکہ کے ایک ماہواری رسالے دی بیلانس نام بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایڈگر لارکن نے ایک مضمون بعنوان آنے والا خطرہ چہاپا ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عیسائیون مین جس قدر شادیان ہوتی ہین وہ پچاسی فیصدی ایسی ہوتی ہین کہ اگر ملک کا قانون اجازت دے تو فوراً طلاق ہو جائے۔ اس مضمون مین عورتون کو ابہارا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حقوق کی نگہداشت کرین اور ان کے واسطے لڑائی کرین کیونکہ عیسائی دین مین عورتون پر سخت ظلم ہو رہا ہے اس مضمون مین سے چند فقرات کا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے۔

" عورتون کو چاہیئے۔ کہ سب سے اول بائبل سے **بالکل قطع تعلق کرین**۔ خواہ پرانا عہدنامہ ہو اور خواہ نیا عہدنامہ ہو۔ بائبل تو عورتون کی ذلت اور قید کے واسطے ایک پھندا ہے جو ان کو ہلاک کر دیتا ہے اے فرقۂ زنان اگر تم ساری بائبل کو یکدفعہ چہوڑنے کی جرأت نہین پاتین تو پہر ایک قینچی لو اور بائبل مین جہان کہین عورتون کے متعلق کچہ لکہا ہے اس کو کاٹ کر پہینک دو۔ سب یک دفعہ نہین تو ایک ایک آیت کر کے کاٹ پھینکو۔ کروڑون عورتین عیسائی دین کے عقائد کے سبب ہلاکت کا موتہہ دیکہہ چکی ہین اے ہمارے عظیم الشان ملک کی عورتو! تم پولس رسول کے مہلک پنجے مین گرفتار ہو کر کیون قابل نفرت غلامی مین پڑی ہو۔ بڑے بڑے عالم اور فاضل رات دن اس ہمت مین مصروف ہین کہ فرقہ زنان کے بڑے دشمن پولوس کے پنجہ سے تم کو چہوڑائین ...... اے پولوس۔ آج آکر دیکہہ۔ امریکہ مین لاکہون گہر جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہین"...... اے عورتو! اپنی کلبین بناؤ۔ انجمنین قائم کرو۔ پر یاد رکہو۔ دین عیسوی سے الگ رہو کیونکہ وہ طلاق کی اجازت نہین دیتا۔ مین نے ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کو ایک چہٹی ملک مین شائع کی تہی کہ جو جوڑے اپنی شادی پر ناراض ہین اور باہمی موافقت نہین رکہہ سکتے ان کو طلاق کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس پر ہزارون خط میرے پاس آئے۔ جنہون نے میری بات کو پسند کیا۔ یہ ملک کی حالت ہے۔"

نظم

اے ظہور نور حق از روئے تو | مہبط روح الامین مشکوئے تو
دیدنت یاد خدا افزون کند | مخبر صادق بشارت گوئے تو
آمدی تا دین آن خیر الورےٰ | زندہ گردد از لب دلجوئے تو
مجمع قدوسیان دار الامان | مجلس روحانیان در کوئے تو
قادیانت مرجع رندلان | منظر ایمانیان گیسوئے تو
زور سر اعدائے این دین متین | پست شد از ہمت بازوئے تو
چون قدومت شد بمنہاج الرسل | عالمان این زمان بدگوئے تو
زور ہا و چارہ جوئی ہا کنند | کے توانند کاستن یکموئے تو
لیکہرام و آتہم و ڈوئی غیر | خائب و خاسر زپیشین گوئی تو
انتظارم ہست از حلم خدا | زود بینم خواری بدگوئے تو
اے مبارک روز کانجا بودہ ام | چون گدا پا شاہ در پہلوئے تو
قاتل خنزیر دجال الشقی | ماحی بدعات گفت و گوئے تو
شادباش اے نفس ناز جام من | آب رفتہ شد روان در کوئے تو
جذبۂ شوق جمال دلربا | میکشد مارا بہر دم سوئے تو
در پشاور از میان پر دلان | عبد خالق واصف گلروئے تو
اکبر و حامد ثناقب روز و شب | عندلیبان ریاض کوئے تو
اکبر اوصف لسانت چون کنم | بس بود رویم فدا بر روئے تو
بہر ہر حاجت زنیش کردگار | خوش وسلیم نرگس جادوئے تو
حجت تقلید من برہان من | آن حکیم الامت حقگوئے تو
قبلہ حاجات روئے تو بس است | کعبہ دعوات من ابروئے تو

فارسی بگذار اے عبد الصمد
شد بکشمیری زبان خوش خوئے تو

عبد الصمد احمدی بنابہ پور کشمیر

ڈائری

القول الطیب

✻

۱۷۔ اکتوبر ۔ بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز مین کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے ۔ ؟

حضرت اقدس نے فرمایا ۔ موٹی بات ہے قرآن شریف مین لکھا ہے ۔ ادعوہ مخلصین لہ الدین ۔ اخلاص سے خداتعالیٰ کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانون کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے ۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے ۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل مین یہی ہے ۔ کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے ۔ کہ گویا خدا کو یا دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے ۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے ۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائین خدا سے بہت مانگے ۔ اور بہت توبہ و استغفار کرے ۔ اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے ۔ تاکہ تزکیہ نفس ہو جائے اور خدا سے پکا تعلق ہو جائے اور اسی کی محبت مین محو ہو جائے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ مین ہی آجاتا ہے ۔ دیکھو ایاک نعبد وایاک نستعین مین اپنی کمزوریون کا اظہار کیا گیا ہے ۔ اور امداد کیلئے خداتعالیٰ سے ہی درخواست کیگئی ہے اور خداتعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کیگئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیون اور رسولون کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کیگئی ہے ۔ جو نبیون اور رسولون کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہین اور جو انہین کی اتباع اور انہین کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہین اور پھر خداتعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے ۔ کہ ان لوگون کی راہون سے بچا جنہون نے تیرے رسولون اور نبیون کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان مین ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہون نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا ۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے ۔ کہ اخلاص پیدا ہو اور خداتعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامہ اعمال کو سیاہ کرتی ہے ۔ طبعی نفرت ہو اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو ۔ دنیا کی سب چیزین جاہ و جلال مال و دولت عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو ۔ اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیون کے پیچھے لگا ہوا ہے ۔ جن کا کتاب اللہ مین ذکر تک نہین وہ گمراہ ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے ۔ نماز اصل مین ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے ۔ یعنے کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے ۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے ۔ اور جو اصلیت کو نہین سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے ۔

فرمایا ۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہائت ضروری ہے کوئی نبی نہین گذرا جس کا امتحان نہین لیا گیا ۔ جب کسی کا کوئی عزیز مرجاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہین ۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہین ۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا ۔ جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے ۔ آخر جب نبیون والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی ۔ تو پھر ابتلاؤن اور آزمائیشون کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے ۔ جو شخص یہ چاہتا ہے ۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے ۔ مال و دولت مین بھی ترقی ہو ۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہون ۔ کوئی ابتلا بھی نہ آوے ۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے ۔ وہ ابلہ ہے ۔ اور کامیابی حاصل نہین کر سکتا ۔ جن لوگون پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے ۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانون مین ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا ۔ حضرت ابراہیم پر دیکھو ۔ کیسا نازک ابتلا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیون کے ساتھ یہی معاملہ رہا ۔ یہان تک کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آ گیا ۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا ۔ یتیمی بھی تو بڑی بلا ہے ۔ خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے ۔ اور پھر دعوے کرتے ہی مصیبتون کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا ۔ —

یاد رکھو ۔ انبیاء کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلا بھی ہے ۔ ابتلاؤن سے کوئی نبی بھی خالی نہین ۔ ایک روائیت مین ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفین آئین ۔ آخری وقت مین جو ان کو ابتلا آیا تھا کتنا خوفناک ہے ۔ لکھا ہے ۔ کہ اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے ۔ جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا ۔ کہ عورتون اور بچون پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے ۔ کہ اس وقت عربون کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہین رہی ۔ اب دیکھو کہ عورتون اور بچون تک بھی ان کے قتل کئے گئے ۔ اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا ۔ جاہل تو کہین گے ۔ کہ وہ گنہگار اور بداعمال تھے ۔ اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی ۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ آرام سے کوئی درجہ نہین ملا کرتا ۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دئے جاتے ہین اور ابتلاؤن اور آزمائیشون مین صبر نہین چاہتے ۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دین جیسے کہ شیعہ لوگ ہین ۔ کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہین جو امتحانون اور آزمائیشون کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اس کی پرواہ کرتے ہین مگر سیاپا لگاتار کئے جاتے ہین اور چھوڑنے مین نہین آتے کیا امام حسین نے انہین وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا ۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہین ان کے بڑے بڑے تلخ ایام ہوئے ہین اور جو پہلون کا حال ہے وہ آنیوالون کے لئے ایک سبق ہے یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے ۔ کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہون اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بنا دے یہ تو ایسا مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے مین سے گذر جانا ۔ بلکہ اس سے بھی ناممکن ۔ جب تک ابتلاؤن اور امتحانون مین انسان پورا نہ اترے وہ کچھ نہین بنتا ۔ (الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک لائیٹ۔ نظم
صفحہ ۳۔ ڈائری
صفحہ ۴۔ خدا کی تازہ وحی عید فنڈ
صفحہ ۵۔ شاخہائے صدر انجمن احمدیہ
صفحہ ۶۔ سندھ سے ایک خط۔ احمدی قوم کا اخباری اور تجارتی پہلو
صفحہ ۷۔ المفتی۔ قانون الندر
مجالس باخیانہ صفحہ ۸۔ ڈائری
مسیح موعود کی بیعت میں بھاری عذر
صفحہ ۹ و ۱۰۔ تحقیق حق عربی زبان
صفحہ ۱۱ مسلم اور غیر مسلم میں فرق

بدر مسیح

مورخہ ۲۳۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۔ اُریک ما اُریک و من عجائب ما یرضیک

ترجمہ۔ میں تجھے دکھاؤنگا جو کچھ دکھاؤنگا اور نیز وہ عجائب باتیں دکھاؤنگا۔ جن سے تو خوش ہوگا۔

۲۔ آپکے لڑکا پیدا ہُوا ہے (یعنی آیندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔)

۳۔ رُدّ الیھا روحھا و ریحانھا یعنی تمہاری بیوی کیطرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کیگئی۔

۴۔ و اِمّا ترینّ احداً منہم

اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آدمی (ترینّ کے اسجگہ یہی معنے ہیں)

۵۔ اِنّا نبشّرک بغلامٍ حلیم۔

ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں

۶۔ ینزل منزل المبارک

ترجمہ۔ وہ مبارک احمدؑ کی شبیہ ہوگا۔

۷۔ ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

۸۔ اِنّ اللّٰہ مع الذین اتقوا و الذین ہم محسنون۔

ترجمہ۔ تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں۔

فرمایا۔ بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جیساکہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا ایک گوسپند مسلوخ دیکھا معلوم نہیں اسکی حقیقت کیا ہے اور کونسا محل ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں محمد عثمان صاحب گموتی ملک برہما
میاں محمد اکبر صاحب ۔ سیلون
میاں عمر دین صاحب ۔ کریام نواں شہر جالندھر
میاں کرم دین صاحب ۔ بھڑی شاہ رحمان گجرانوالہ
مسمات سلیماً بی بی ۔ گوجر پور ضلع کٹک
مسمات پیر بی بی " " "
خواجہ شمس الدین صاحب ماندلے برہما
مسمات خورشید بیگم ۔ علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات رحمت بی بی " " " "
میاں علی محمد صاحب بھمبر پور ضلع میرپور
مندا ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
روڑا " " " "

عید فنڈ برادران! عید الفطر کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ مدرسہ کے واسطے عید فنڈ کا ایک روپیہ فی کس جیساکہ ہمیشہ جمع ہوا کرتا ہے یا غریب احباب سے اس سے کم جسقدر وہ دے سکیں اور صدقہ فطر کی رقم مساکین کے واسطے جمع کرکے مدرسہ کے فنڈ میں بہت جلد ارسال فرما دیں۔ مدرسہ کی چونکہ کوئی خاص آمد نہیں ہے اور خرچ بہت ہو رہا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔ مقامی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان ابھی سے اس کے متعلق پوری توجہ کے ساتھ مناسب تجاویز کر رکھیں۔

مبارک نہائت خوشی کی بات ہے۔ کہ دفتر الحکم میں لیتھو کی مشین آگئی ہے۔ جس پر کام شروع ہوگیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے جو فضل مسیح موعود کے شامل حال ہیں ان میں سے ایک یہ بات ہے۔ کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں آپکے سلسلہ کی خدمت کے واسطے خدا تعالےٰ نے مشین بھی بھیجدی۔ ہم شیخ یعقوب علی صاحب کو اس پر مبارک باد کہتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے کارخانے کو اور بھی ترقی دے اور دینی خدمات کی ادائگی کی اس سے بھی بڑھکر ان کو توفیق دے۔

ضرورت دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ سردست دس سے پندرہ تک ہوگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

دعا مدد میں اپنی صحت جسمانی اور ترقی ایمان اور عمل صالح کی بجا آوری کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔ ے

مگر صاحب دلے روزے برحمت
کند بر حال این مسکین دعائے
طالب دُعا۔ خاکسار نبی بخش

ترجمہ پارۂ اول مُولفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قیمت بجائے چار آنہ کے صرف ۱ا؍ کر دیگئی ہے ۱؍ دو آنے کے ٹکٹ بھیجنے سے ایک نسخہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔ محمد عبد الرشید احمدی مالک مطبع صدساز ارکپ میرٹھ

معائنہ مدرسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب و اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب نے کیا۔ رائے بک میں رپورٹ فی الجملہ عمدہ لکھی ہے۔ مفصل آیندہ انشاءاللہ

شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

بخدمت اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے پہلے ہی احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا رہا ہے۔ انجمنوں کا قیام ہر جگہ جہاں کافی تعداد احمدیوں کی موجود ہو نہائت ضروری ہے اس کے متعلق جس قدر تحریک کی گئی تھی۔ اس میں اب کسی قدر کامیابی کا رنگ نظر آنے لگا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن طبع کرا کر ہر جگہ احمدی احباب کی خدمت میں بھیجے گئے اور بعض جگہ انجمنیں قائم ہو کر کام شروع ہو گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے بالفعل حسب ذیل مقامات پر بحیثیت انجمن ہائے ضلع قائم کی ہیں اور ان انجمنوں سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے علاقوں میں مفصلات کے اندر انجمنیں قائم کر کے رجسٹروں کی تکمیل کریں۔ اور تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اس کام کی تکمیل کی کوشش کریں۔ ذیل کے مقامات پر انجمن ہائے ضلع قائم کی گئی ہیں۔

انجمن احمدیہ کپورتھلہ۔ ریاست کپورتھلہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ ضلع سیالکوٹ کے لئے۔
انجمن احمدیہ مالیرکوٹلہ۔ ریاست مالیرکوٹلہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ شملہ۔ ضلع شملہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ لاہور۔ ضلع لاہور کے لئے۔
انجمن احمدیہ کوئٹہ۔ ضلع کوئٹہ وغیرہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ پشاور۔ ضلع پشاور کیلئے تحصیل صوابی ہوتی شامل نہیں ہیں۔
انجمن احمدیہ مردان تحصیل مردان کے لئے۔
انجمن احمدیہ گجرات۔ ضلع گجرات کے لئے۔
انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے لئے۔
انجمن احمدیہ چندوسی ضلع مرادآباد کے لئے۔
انجمن احمدیہ بھٹنڈہ۔ ملازمین ریلوے کیلئے۔
انجمن احمدیہ قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور کیلئے۔
انجمن احمدیہ بنگہ۔ ضلع جالندھر کے لئے۔
انجمن احمدیہ پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ لکھنؤ۔ ضلع لکھنؤ کے لئے۔
انجمن احمدیہ مظفرنگر۔ ضلع مظفرنگر اور نجیب آباد کیلئے
انجمن احمدیہ کراچی۔ ضلع کراچی کے لئے۔
انجمن احمدیہ گمٹی و منبو۔ کمشنری گمٹی کے لئے۔
انجمن احمدیہ امرتسر۔ ضلع امرتسر کے لئے
انجمن احمدیہ بستی ورپام املانہ ضلع جھنگ کیلئے۔
انجمن احمدیہ انبالہ۔ ضلع انبالہ کیلئے۔
انجمن احمدیہ سہارنپور۔ ضلع سہارنپور کیلئے۔
انجمن احمدیہ الہ آباد۔ ضلع الہ آباد کیلئے۔
انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن۔ ریاست حیدرآباد دکن کیلئے۔

اس وقت جناب کو تکلیف دینے سے میری غرض ایک اور ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک نیک کام شروع ہو کر چھوٹی چھوٹی رکاوٹوں سے یا محض سستی سے وہ رک جاتا ہے میری یہ استدعا سب احمدی احباب اور خصوصاً ان احمدی انجمنوں کی خدمت میں یہ ہے۔ کہ اس کام میں کسی روک اور مشکل کی پروا نہ کریں بلکہ جس مستعدی کے ساتھ اس کو شروع کیا ہے اسی ہی یا دہ مستعدی اور دینی جوش سے اسکی تکمیل کی کوشش کریں صدر انجمن بھی انشاء اللہ اس کام میں ہر طرح کی امداد کیلئے تیار ہے اور اپنے وعدہ کے مطابق انجمن صدر نے انجمن ہائے ضلع کی خدمت میں بجٹ اخراجات ۱۹۰۷ء بھیج بھی دئے ہیں۔ میں صدر انجمن کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کار خیر میں ہمت کر کے ایک نظم قائم کرنا چاہا ہے۔ بالخصوص قابل شکریہ ایڈیٹر صاحب الحکم ہیں جو اس کیلئے اکثر اپنے قیمتی اخبار میں احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں اور ایسا ہی ایڈیٹر صاحب بدر جو ایڈیٹر صاحب الحکم کی طرح ہر قسم کی قومی تحریکوں میں لگے رہتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور انجمنوں میں خاص طور پر قابل شکریہ انجمن ضلع سیالکوٹ ہے جسنے اپنے ضلع میں نظم قائم کرنیکو صدر انجمن سے بھی پہلے محسوس کیا اور بہت کچھ ہمت کی اور کر رہی ہیں ہر ایک تجویز میں برکت ڈالنے والا اور اس کو کامیاب کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر انجمن ضلع سیالکوٹ نہ صرف بہت سی مفید اور نیک تجاویز کے پیش کرنے میں ہی بلکہ ان تجاویز پر عمل کر کے دکھانے میں بھی سبقت لے گئی ہے خدا تعالیٰ اس جماعت کے ارکان و جملہ افراد کو جزائے خیر دے اسیوقت مجھے ذیل کی مطبوعہ چٹھی میرے مکرم سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن ضلع سیالکوٹ کی طرف سے پہونچی ہے جس کو میں اس غرض سے آپ کے قیمتی اخبار میں طبع ہونے کے لئے بھیجتا ہوں کہ تا اس نمونہ کو دیکھ کر دوسرے انجمنہائے ضلع بھی عملی کارروائی میں سعی کریں اور جلد کریں دراصل بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور یہ کام بڑا اہم ہے اور صدر انجمن احمدیہ کی یہ خواہش ہے۔ کہ تعطیلات دسمبر میں جب احباب جلسہ پر تشریف لاویں تو اس وقت تک انجمنوں کا نظم پوری طرح سے قائم ہو چکا ہو میں امید کرتا ہوں کہ دیگر احمدی انجمنیں عملی کارروائی کی خوشخبری سنا کر بہت جلد خاکسار کو اور صدر انجمن احمدیہ کو مشکور فرما دیں گے اور اس جواب کے لئے بہت دیر انتظار میں نہ رکھینگے۔ اور جن اضلاع سے ابھی تک انجمن ضلع قائم کرنیکی درخواست نہیں آئی وہ بھی اس طرف توجہ فرما دیں گے چٹھی مذکورہ بجناب سکرٹری صاحب انجمن ضلع سیالکوٹ جو دراصل وہ چٹھی ہے جو انہوں نے اپنے ضلع کے احمدی احباب میں شائع کی ہے ذیل میں درج ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

اخویم جبی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آپ کی خدمت میں اس کارروائی کی اطلاع دی جائے جو اجلاس منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں حسب منشاء قاعدہ (۵) قواعد شاخہائے مرتبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دربارہ انتخاب عہدہ داران جدید عمل میں آئی ہے سو میں حسب ہدایت طبع شدہ انتخاب کارروائی جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر کو اس عریضہ کے شامل کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اس انتخاب عہدہ داران کی اطلاع آپ کی خدمت میں اس لئے دیجاتی ہے کہ تا آیندہ آپ حسب منشاء قاعدہ نمبر ۱ قواعد شاخہائے اپنی تمام انجمنوں کے ہر قسم کے چندے انجمن ضلع کی معرفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمتمیں ارسال کریں اور آیندہ بہ پابندی قواعد جدید کوئی رقم کسی قسم کی براہ راست انجمن احمدیہ صدر قادیان میں ارسال کرنے سے اجتناب کریں تا کہ انتظام مجوزہ صدر انجمن احمدیہ قادیان احسن طریق سے حسب منشاء قواعد عمل میں آوے آپ قواعد جدید متعلقہ شاخہائے کے قاعدہ نمبر (۶) میں ہر ایک عہدہ دار منتخبہ کے فرائض ملاحظہ کریں گے۔ اور انتخاب طبع شدہ مشمولہ عریضہ ہذا سے آپکو وہ معزز عہدہ داران معلوم ہو گئے جو باتفاق رائے جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں مقرر ہوئے ہیں بہ پابندی قواعد جدید آپکو ضروری ہوگا کہ آپ آیندہ ہر ایک عہدہ دار کے متعلق اس کے فرائض کا لحاظ رکھیں۔

۲۔ نیز مجھے ہدائت کیگئی ہے کہ میں حسب منشاء رزولیوشن نمبر ۱) اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء انجمن ضلع سیالکوٹ آپکی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارڈ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء کی نقل پیش کروں جو اپنے مقاصد و اغراض کی تکمیل کیواسطے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انجمن ضلع سیالکوٹ کے پاس ارسال فرمایا ہے وہو ہذا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ از دفتر سکرٹری صدر انجمن قادیان دارالامان بخدمت سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (۱) مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے اجلاس ۱۹ منعقدہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۶ء میں بروئے رزولیوشن ۲۵ پاس کیا ہے کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو انجمن ضلع مقرر کیا جاوے اس کا علاقہ ضلع سیالکوٹ ہوگا۔ اس لئے بروئے فیصلہ رزولیوشن مذکورہ آپکی خدمتمیں عرض کیا جاتا ہے کہ تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اپنے ضلع میں انجمن کی شاخیں قائم کر کے رجسٹرات مندرجہ قواعد کی تکمیل کریں اور چندہ کی وصولی کریں اور ہر طرح کی تکمیل سے دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرما دیں (۲) بروئے قاعدہ ۱۵ قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان بجٹ اخراجات و آمد صدر انجمن احمدیہ برائے ۱۹۰۷ء ارسال ہے۔ براہ مہربانی حسب قاعدہ مذکورہ بہت جلد اسے تکمیل کرا کے

سندھ سے ایک خط

میں نے سنا ہے ۔ ایک مولوی صاحب ناظرین اخبار بدر میں سے مجھے روبرو آکر یہ نصیحت کرنا چاہتے ہیں ۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بیعت کو گناہ سمجھ کر توبہ کردوں ۔ معاذ اللہ ۔ میں ان کی خدمت میں ادب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ارادہ سے باز آجائیں اور جو رسالہ وہ حضرت صاحب کے برخلاف لکھ رہے ہیں ان کی نسبت میری یہ عرض ہے ۔ کہ پہلے وہ اپنی حالت اور عادات تو دیکھیں ۔ پھر رسالہ لکھیں ۔ عصمت بی بی بے چادری کی مثال ان کے حسب حال ۔

راقم ۔ ایک احمدی ۔ سندھی

احمدی قوم کا اخباری و تجارتی پہلو

عرصہ ہوا جن دنوں میں شیخ یعقوب علی صاحب شیرازۂ قوم پر مضمون لکھا کرتے تھے ۔ ان دنوں میں میں نے بھی ایک مضمون بسرخی شیرازہ قوم کا اخباری پہلو لکھا تھا ۔ آہ ! نہ تو شیخصاحب کی دلی ہمدردی اور مفید عام مضمونوں پر قوم نے کچھ توجہ کی اور نہ ہی میرے اخباری پہلو کے مضمون پر ۔

آج وکیل میں ثناء اللہ امرتسری کا ایک مضمون عزیز مبارک احمد مرحوم کے انتقال پر لکھا ہوا جو میری نگاہ میں گذرا تو معاً قوم کی خدمت میں ایک مرتبہ پھر یہ درخواست پیش کرنے کا خیال پیدا ہوا ۔ اگر قوم نے میری اس درخواست پر دلی توجہ سے کام لیا تو ہمیں ایسے سڑے ہوئے مضمونوں کے دیکھنے کا موقع ہی نہ ملیگا کہ جن کی بدبو سے دماغ پراگندہ ہو ۔

اے قوم ! کیا یہ سچ نہیں ہے کہ دنیوی خبروں کے حاصل کرنیکے لئے تیرا بہت سا روپیہ دوسرے اخباروں کی نذر ہوتا ہے ؟ پس اگر یہہ سچ ہے تو کیوں اس روپیہ کو گھر ہی میں رکھنے کا انتظام نہیں کیا جاتا ؟ ایک چھوڑ کر دو مقتدر پرچے تیرے اپنے موجود ہیں ۔ بفضلہٖ اب تو تین تک کے چھاپا خانے تیرے اپنے ہو گئے ہیں ۔ پھر بھلا دنیوی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے تو غیروں کی کیوں محتاج ہوتی ہے ۔ جنمیں تیرے اور تیرے آقا کی نسبت آئے دن سڑے ہوئے مضمون نکلتے رہتے ہیں آہ ! بے غیرتی روپیہ گرہ سے دیکر گالیاں سننا ۔ صرف تیری تھوڑی سی جنبش پر اخباروں کے حجم بڑھ سکتے ہیں اور تازی تازی خبریں دینی اور دنیوی ہر بلاد کی بڑی آسانی سے تجھ کو مل سکتی ہیں ۔

اگر تو یہ کہے کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھتے ہوئے ہمیں دنیوی خبروں کی کچھ ضرورت نہیں تو پھر امام الوقت سے فتویٰ حاصل کرلیں ۔ دین کو دنیا پر مقدم سمجھنے سے یہ مطلب تو نہیں ہے کہ دنیا کو بالکل ہی چھوڑ دینا چاہیئے ۔ ہمارے اعلیٰ حضرت مسیح الوقت سول وغیرہ سے اخبارات کے تازہ خبریں ہر گوشہ زمین کی معلوم کیا کرتے ہیں ۔ پھر اے قوم ! کیوں اندھیری زندگی بسر کرنے کا خبط سمایا ہے یا تیرے دماغ میں دین کے ساتھ دنیوی معلومات کے بڑھانے کی طاقت نہیں رہی یا تو اس پہلو کو گناہ کبیرہ سمجھی ہوئی ہے اگر ایسا ہی ہے تو مجھ جیسے ناواقفوں کی واقفیت کے لئے مصلح قوم سے فتوے لے کر شائع کردے اور اگر تو سمجھتی ہے کہ مصلح قوم اس قسم کا فتوے دینے کا نہیں ہے تو میری ناقص رائے کیساتھ متفق ہو کر ہر دو اخباروں کے حجم بڑھانے کی کوشش کر ! ہمارے ہر دو اخباروں کے دفتروں میں تبادلہ پر دنیا جہان کے اخبار آتے ہیں پس ان سے تازہ تازہ خبریں اخذ کر کے تجھ تک پہونچانے کا ذخیرہ ضرورت سے زیادہ پیشتر ہی موجود ہے ۔ بالآخر اگر وہاں کچھ دیر ہے تو تیری توجہ اور درخواست کی ہے

دیکھیں تو کب تک نہیں کرتے تیرے دل میں اثر
ہم بھی نالے اپنے جذب دل سے کھینچے جائینگے

اب میں اخباری پہلو کو قوم کے انصاف پر چھوڑ کر تجارتی پہلو کی طرف جھکتا ہوں جو سب سے زیادہ ضروری امر ہے وھو ہذا ۔ اتفاق حسنہ سے دیر کے بعد مجھ کو قادیان دو تین روز بسر کرنیکا موقع ملا اس قلیل رہائش میں میں نے وہاں بہت سے عجائبات دیکھے انمیں سے نمونہ از خروارے ۔ کچھ تھوڑا سا حال لکھتا ہوں سب سے عجیب اگر میرے دیکھنے میں یہ آیا کہ دونوں مسجدوں میں نماز کیوقت کوئی صاحب تو سینہ پر ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور کوئی ناف کے نیچے کوئی داڑھی کا صفایا کئے ہوئے مونچھوں کو ساتھ لئے ہوئے کھڑے ہیں اور کوئی صوفیانہ داڑھی سے سجے ہوئے کھڑے ہیں ایک پکار کر آمین کہتا ہے تو دوسرا اس کے پاس آہستہ سے آمین کہہ رہا ہے نہ اسکو اسے کچھ گلہ ہے اور اس کو اس سے کچھ کدورت ہے ۔ غرض مختلف پارٹیوں کے افراد کا وہاں ایسا اجتماع دیکھنے میں آیا ۔ کہ اس سے پہلے میں چالیس برس کی ایک دراز زندگی میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا سچ تو یہ ہے ۔ کہ یہ متضاد خیالات کے بہت سے افراد کا ایک مسجد میں حقیقی بھائیوں کیطرح جمع ہونا اس مہدی الوقت کی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے ۔ چونکہ مجھ کو تواریخ سے زیادہ انس ہے اس لئے ان متضاد فرقوں کا اجتماع میرے خیالات کو اس زمانہ کیطرف لگیا کہ جب ہزاروں باہمی تلواریں چلاکرتی تھیں جن کینہ کا اثر اب تک سینوں میں بھرا چلا آتا ہے مگر سبحان اللہ وبحمدہ اس جھنڈا کے نیچے آجانیوالوں کا بغیر جہاد و تلوار کے عجیب غریب ناممکن الطریقہ پر خود بخود فیصلہ ہوتا جاتا ہے جب میں نے صدہا سال کے بچھڑے ہوؤں کو باہن شیر و شکر ہوئے دیکھا تو اس وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ قوم باہمی سرمایہ سے ایک تجارتی کمپنی تیار کرے تو انشاء اللہ اعلیٰ پایہ کی ہو بفضلہ یہ قوم مسلمانوں کی مثیا نیوں سے باہمی ملکر کام نہ کرنیکا دھبہ دھو سکتی ہے اب میں اپنے خیالات کو بذریعہ ہر دو اخبارات قوم کے سامنے پیش کر کے استفسار کرتا ہوں کہ بتا ! اے قوم ! تو بقول رسول اکرم جنت میں داخل ہونیکی اس سبیل کو بھی جاری کرنا چاہتی ہے ۔ اول من یدخل الجنۃ التاجر الصدوق ۔ اگر جاری کرنا چاہتی ہے تو باضابطہ ایک تجارتی کمپنی کا بنیادی پتھر بسم اللہ پڑھ کر رکھدے ۔ بفضلہ حتی الوسع مجھے بھی اپنا شریک سمجھ ۔

خاکسار غلام محمد بہلوری ۔ حال شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور

افغانوں کے قومی خصائل

مسٹر مارٹن انجینیر انچیف افغانستان نے جو ۸ سال تک کابل میں رہے ہیں ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں کابل کے حالات لکھے ہیں ۔ امیر عبدالرحمن مرحوم کے جابرانہ عہد حکومت کی بابت لکھا ہے کہ انکو سخت خونخوار اور وحشی اور عیار قوم کے درمیان اپنا دبدبہ قائم کرنا تھا ۔ خود امیر مرحوم نے ایک مرتبہ اپنی رعایا کے مزاج کی کیفیت معلوم کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہمنے ابتداے حکومت سے اب تک ایک لاکھ آدمی قتل کرا دئے ہیں ۔ بعض موضع جات سے ۲ ہزار سے ۹۰ ہزار روپے تک جرمانہ وصول کیا ۔ جہاں کہیں کوئی مجرم سرزد ہوا ۔ دس دس میل تک لوگوں سے جرمانہ وصول نہ ہوا ۔ تو دو تین رجمنٹیں مقیم رکھی جاتی تھیں جب افغان سپاہی کسی گاؤں میں مقیم ہو ۔ تو وہ دیہاتیوں کے گھر سے ہر ایک عمدہ شے حاصل کر سکتا ہے ۔ سب سے عمدہ کمرہ ۔ سب سے عمدہ بستر اور سب سے عمدہ اور اچھا کھانا ۔ اور اگر مرغی بھیڑ موجود نہ ہو ۔ تو اہل خانہ کو کہیں نہ کہیں سے تلاش کر کے لانا ہوگا ۔ کیونکہ پھر بندوق کے کندوں سے اس کی خبر لی جاتی ہے ۔ اور اس طرح سے جرمانہ جلدی وصول ہو جاتا ہے ۔ (آرمی نیوز)

المفتی

۱۱۱ فاتحہ خلف امام ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ کیا فاتحہ خلف امام پڑھنا ضروری ہے فرمایا ضروری ہے۔

۱۱۲ رفع یدین اسی شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ کیا رفع یدین ضروری ہے فرمایا۔ کہ ضروری نہیں جو کرے تو جائز ہے۔

۱۱۳ بدھ کا روزہ سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہاں چاند منگل کی شام کو نہیں دیکھا گیا بلکہ بدھ کو دیکھا گیا ہے۔ اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا تھا۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ اس کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد ایک اور روزہ رکھنا چاہیئے۔

۱۱۴ جائز نکاح سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی لڑکی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہیں والدین اس کی ایک غیر احمدی کے ساتھ شادی کرنا چاہتے تھے اور لڑکی ایک احمدی کے ساتھ کرنا چاہتی تھی والدین نے اصرار کیا عمر اس کی اسی اختلاف میں بائیس سال تک پہونچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ نکاح جائز ہو گیا۔

۱۱۵ امام مقتدیوں کا خیال رکھے سوال پیش ہوا۔ کہ ایک پیش امام ماہ رمضان میں مغرب کے وقت لمبی سورتیں شروع کر دیتا ہے۔ مقتدی تنگ آتے ہیں۔ کیونکہ روزہ کھول کر کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ دن بھر کی بھوک سے ضعف لاحق حال ہوتا ہے بعض ضعیف ہوتے ہیں۔ اس طرح پیش امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہو گیا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ پیش امام کی اس معاملہ میں غلطی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ مقتدیوں کی حالت کا لحاظ رکھے۔ اور نماز کو ایسی صورت میں بہت لمبا نہ کرے

۱۱۶ داڑھی اور مونچھ داڑھی اور مونچھ کے متعلق ذکر آیا کہ نئے نئے فیشن نکلتے ہیں کوئی داڑھی منڈاتا ہے۔ کوئی ہر دو داڑھی اور مونچھ منڈاتا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ مستحسن یہی بات ہے جو شریعت اسلام نے مقرر کی ہے کہ مونچھیں کٹائی جاویں اور داڑھی بڑھائی جاوے۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ

۱۸۔ ماہ رواں کو وائسرائے بہادر کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہونے والا تھا جو ایسے جلسوں پر عائد ہوگا۔ جن کے انعقاد سے اشاعت بغاوت یا امن عامہ میں نقص واقع ہونے کا احتمال ہو اس واسطے ان جلسوں کے انسداد کے واسطے حسب ذیل دفعات اس قانون میں وضع کی گئی ہیں۔

اول۔ اس قانون کا نام قانون انسداد مجالس مغویانہ ۱۹۰۷ء ہوگا۔

۲۔ یہ قانون تمام برٹش ہندوستان پر عائد ہوگا دیسی ریاستیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مگر اس پر صرف ایسے صوبوں میں عملدرآمد ہوگا۔ جن کا گورنر جنرل باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً گزٹ ہند میں اعلان کریگا۔

دوم۔ صوبوں کی گورنمنٹیں اپنے لوکل گزٹوں میں اس صوبہ کے تمام علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جس کا اعلان گزٹ ہند میں ہو چکا ہے۔ جلسوں کا امتناع مشتہر کر سکتے اور اس حصہ کو مشتہر رقبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سوم (۱) اس قانون میں "پبلک میٹنگ" (جلسہ عام) سے ایسا جلسہ مراد ہے جہاں ہر کوئی جانے کا مجاز ہے یا جہاں کسی ایسے بحث پر بحث ہونے والی ہو جس سے بدمزگی یا نقص امن واقعہ ہونے کا احتمال ہو۔ یا جہاں کسی ملکی مسئلہ پر حاضرین میں سے ایک یا زیادہ آدمی بحث کرنیوالے ہوں۔ اور جہاں اس قسم کے مضمون کے متعلق تحریری یا چھپے ہوئے اور اشتہار نمایاں کئے جاتے ہوں یا تقسیم کئے جاتے ہوں۔

(۲) اگر کسی پرائیویٹ جگہ میں جلسہ کیا گیا ہو اور داخلہ ٹکٹوں سے یا کسی اور ذریعہ سے محدود ہو تو بھی ایسا جلسہ "پبلک میٹنگ" سمجھا جاویگا۔

(۳) بیس آدمیوں کا مجمع بھی اس قانون کی رو سے پبلک میٹنگ شمار ہوگا۔ تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے۔

چہارم (۱) رقبہ مشتہرہ کوئی جلسہ عام منعقد نہیں ہوگا (۲) تاوقتیکہ سات روز پیشتر ان عاقدانِ جلسہ کی تحریری اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو نہ دیگئی ہو۔

(ب) پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اطلاع حاصل کئے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہیں کیا جاویگا۔

(۲) پولیس کا ہر ایک افسر جو انسپکٹر سے کمتر درجہ کا نہ ہوگا۔ اس قسم کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنے کو تحریری ہدایت سے ایک دو پولیس افسران یا دیگر اشخاص کو جلسہ میں بھیج سکتا ہے۔

پنجم۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر جیسی حالت ہو جب چاہے، تحریری حکم سے مشتہرہ رقبہ کے اندر ایسے جلسوں کا ممانعت کر سکتا ہے جس سے اسکی رائے میں بغاوت یا بددلی پھیلنے یا امن عامہ میں نقص واقعہ ہونیکا احتمال ہو۔

ششم۔ جو شخص ایسا جلسہ منعقد کریگا یا اسمیں مستعد حصہ لیگا جس کی بابت ضمن دفعہ ۱۴ اجازت نہ لیگئی ہو یا تحریری اطلاع دیگئی ہو (۲) قید کی جسکی میعاد ۶ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی سزا دیجاویگی یا جرمانہ اور قید دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔

(۳) ہر ایک جلسہ جس کا امتناع دفعہ ۵ میں کیا گیا ہے۔ تعزیرات ہند کی فصل نمبر ۸ اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی فصل نہم کی معنی رو سے ناجائز مجمع سمجھا جائیگا۔

ھفتم۔ کوئی آدمی رقبہ مشتہرہ کی کسی پبلک جگہ میں یا کسی جگہ میں لوگ عموماً جمع ہوتے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کسی ایسے مضمون پر جس سے بدمزگی یا امن عامہ کی نقص کا احتمال ہو لیکچر دے یا تقریر کرے یا کسی ملکی مضمون کے متعلق چھپے ہوئے رسالے حاضرین کو تقسیم کرے یا تحریری کاغذ نمایاں کرے بلا وارنٹ گرفتار ہو سکتا ہے اور اسے قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ جس کی میعاد چھ ماہ سے متجاوز نہ ہوگی۔ یا جرمانہ اور قید ہر دو قسم کی سزا دی جاسکتی ہے۔

ھشتم۔ قواعد مجالس جو ماہ مئی میں نافذ کیگیا تھا اس قانون سے منسوخ کیا جاتا ہے

(۱) ضمن (۲) دفعہ اول قواعد مجالس کی رو سے جو اعلان نافذ کئے گئے ہوں وہ بدستور مروج رہیں گے اور ان کا اجرا اس قانون کی دفعہ ۲ کے رو سے سمجھنا چاہیئے۔

(۳) قواعد مجالس ماہ مئی گذشتہ کے عملدرآمد پر جس کے متعلق اس قانون میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ کوئی اثر نہ ہوگا۔ اگر کوئی کارروائی ان قواعد کے رو سے کی گئی ہو یا کوئی شخص قواعد مذکورہ کی خلاف ورزی سے سزایاب ہوا ہو یا تفتیش کی کارروائی کی گئی ہو۔ یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو تو وہ بحال اور جاری رہے گی اور سزا دی جاسکتی ہے گویا کہ قواعد مذکورہ منسوخ نہیں ہوئے ہیں (الحکم)

درجواب اس سوال کے کہ تم نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو کیوں مانا ہے

تحقیق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اے اخوان مسلمین! جس دلیل و برہان سے یہ بسلسلہ عالیہ احمدیہ حقہ کو حق سمجھ کر قبول کیا ہے وہ دلیل و برہان قلمبند کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں شاید کوئی اور سعید روح بھی شامل خاکسار کے داخل سلسلہ احمدیہ حقہ ہو جائے اور ذریعہ اس عاجز کے نجات دارین کا ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ اول نگاہ اور غور کرنا چاہیئے کہ یہ وقت کسی مسیح و مجدد کامل کی بعثت کے لیئے مقتضی ہے یا نہیں کیونکہ اس وقت مین کئی لاکھ آدمی اسلام کو خیرباد کہہ کر مرتد اور خارج عن الاسلام ہو گئے اور جو باقی ہیں وہ برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں اور وہ مثال صادق آ رہی ہے کہ مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب اور جو باقی ادیان باطلہ ہیں وہ اس قدر کثرت سے بظاہر عروج پر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں خصوصاً دین عیسائیان تو اس قدر ترقی کر رہا ہے کہ کوئی قریہ اور کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس مین کوئی نہ کوئی اثر اس کا پایا نہ جاتا ہو گویا یہ مثل مشہور صادق آ رہی ہے کہ الناس علی دین ملوکہم۔ جب اس حالت کو وہ مسلمان جو کہ ہمدرد اور پیاسا حق کا ہوگا غور سے دیکھیگا تو ضرور ضرور چیخ اٹھیگا کہ اے خداوند تدبیر تو جلد اسلام کی مدد کر اور اپنے دین کی خبر لے پس جب اس حالت کو کسی مسلمان نے بغور کامل ملاحظہ کر لیا ہو تو اب خداوند تدبیر کی مدد جو اس نے عین وقت بموجب اپنے وعدہ کے خبر لی اس سے نگاہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس نے اپنے پاک کلام مین وعدہ فرمایا ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی مین اپنے دین کی حفاظت کرتا رہونگا۔ اور وقت ضرورت کے ہمیشہ امداد کرونگا اور اس کو بے مدد نہ چھوڑونگا اور یہی مضمون آیت استخلاف اور دیگر آیات قرآنی کا ہے جو بکثرت قرآن مجید مین پائی جاتی ہین۔ اور ان آیات کریمہ کی تفسیر حضرت رسول کریم نے اس طرح سے فرمائی ہے کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ رواہ ابو داؤد۔ یعنی اللہ تعالیٰ واسطے حفاظت دین اسلام کے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا تاکہ وہ مجدد جو جو خرابیان دین اسلام مین عقاید فاسدہ و اعمال باطلہ کے لوگون نے اپنی طرف سے بڑہا دی ہون گے پھر از سر نو تازہ کر دیگا لیکن یہ اصلاح عظیم بغیر تائید روح القدس کے ہو نہین سکتی۔ کہ اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے اصلاح عالم کی کرے بلکہ بتائید قوت قدسیہ والہامیہ کے عالم کی اصلاح کر سکتا ہے۔ تب ہی تو فرمایا کہ ان اللہ یبعث یعنی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مامور کر کے واسطے اصلاح عالم کی مقرر کر کے مبعوث کریگا انسان اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے کچھ نہین کر سکتا جبتک کہ تائید روح القدس کی نہ ہو۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وغیرہ آیات کے اور بموجب ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ نے اس صدی چہاردہم کے سر پر کس شخص کو مامور فرما کر واسطے اصلاح عالم کے بھیجا . . . . مبعوث نہین فرمایا۔ تو خلف وعدہ الٰہی مین اور وعدہ مخبر صادق مین لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔ کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور حضرت رسول کریم مخبر صادق کا کلام بھی مہمل اور بے معنے ہو جاتا ہے اور اگر مامور فرما کر بھیجا تو ہم جو نگاہ تمام عالم مین ڈالتے ہین۔ تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب کے کہین نہین دیکھتے۔ کہ کوئی دعوی مجددیت و ماموریت منجانب اللہ ہونیکا براہین اور نشانات آسمانی کے ساتھ کر رہا ہو۔ اور صدی کی طرف جو نظر کرتے ہین تو صدی بھی شروع ہے بلکہ صدی ہجری ابھی شروع نہین تمام صدیان جو رائج الحال ہیں سب کے سر پر آپ کی دعوت شروع ہوئی ہے۔ یہ بڑی زبردست دلیل ہے آپ کے مجدد صدی چہاردہم کے ہونیکی کہ جس کو کوئی مخالف اٹھا نہین سکتا۔ پس فرمایا تھا مخبر صادق نے کہ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قبول کرنا مخبر صادق کی حدیث صحیح کے بمقابلہ جملہ ادیان باطلہ کے تصدیق کرنی ہے اور آیات قرآنی کی بھی۔ اور انکار کرنا مخبر صادق اور آیات قرآنی کا عین تکذیب لازم آتی ہے۔ جب مخبر صادق اور آیات قرآنی کی تکذیب لازم آئی تو پھر ایمان کہان اور اسلام کہان۔ اب جب ہم نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد صدی چہاردہم قبول کیا تو مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پس جب مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پھر مامور من اللہ کے الہام مین یا اسکی تعلیم مین اپنی رائے ناقص سے کوئی اعتراض کرنا عین بیدینی اور الحاد ہے۔ کیونکہ اصول تو یہی تھا جب اصول کو قبول کر لیا تو پھر فروعات مین ہمارا دخل دینا بیجا ہے حضرات عیسائیان اور جملہ اہل ادیان باطلہ جب ہی تو گمراہ ہو رہی ہین کہ فروعات مین اعتراضات کرتے ہین۔ اسی طرح پر حضرت اقدس مرزا صاحب کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کر لیا تو فروعات مین اعتراضات کر ہی نہین سکتے بلکہ ہر فرع کو ضرورت حقہ ہی تصور کیا جاویگا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعوی مجددیت کے بعد اول کیا کام شروع کیا اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا یہ شروع ہوا کہ توحید جو اصل الاصول اسلام ہے۔ اسمین غور کیا تو دیکھا کہ تمام عالم مین شرک و بدعات کا مرض مہلک تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے اور اس کی نحوست سے تمام عالم تاریک ہو رہا ہے۔ عیسائی صاحبان نے تو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے اور تمام عالم کو اسی کی دعوت دی جا رہی ہے۔ کہ عیسیٰ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہی دنیا مین دوبارہ آ کر تمام دنیا کو نجات دلائے گا اور دنیا کی اصلاح کریگا اور اسلام اور بانی اسلام پر ہزارہا بلکہ کروڑہا اعتراضات جمائے جاتے ہین اور ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اور لکھوکہا مخلوق خدا ہے کہ وہ اس عقیدہ خبیثہ کی تصدیق کر رہی ہے اور باقی ادیان باطلہ اپنے اپنے عقایُد کی ترقی مین کوشان ہین اور اسلام کو ایک مضحکہ اطفال بنا رکھا ہے۔ کوئی پرسان حال نہین کہ کیا تاریکی دنیا مین پھیل رہی ہے۔ علما جو آفتاب اور ماہتاب زمین کے تھے وہ اپنی ہی تنگ معیشت مین مبتلا ہین فقرا جو بحر عرفان کے غواص تھے وہ اپنی ہی پیری مریدی کی رسومات شرکیہ مین غرقاب ہین۔ ان کا اصل مقصد اول یہ ہے۔ کہ کسی صورت سے مریدون سے نذر و نیاز حاصل کیجئے اور روپیہ وصول کیجئے صدر اور کسیان تک چرا و ٹڈا کو تک ان کے مریدین نہ نماز و روزہ کی تعلیم ہے نہ عقایُد باطلہ کی تردید ہے صرف نذر و نیاز پر نظر ہے کہ اس مرید نے کیا نذرانہ دیا۔ علما رہین۔ تو ان کا بھی یہی منشا رہے۔ کہ اس میز مین شاگردون سے کیا منافع ہوا۔ تعلیم دینیات سے کوئی غرض نہین۔ جب ایسی حالت پر ملت اسلام کی حضرت اقدس مرزا صاحب نے ملاحظہ فرمائی۔ تو آپ کو ایک جوش منجانب اللہ تائید دین اسلام کا خدائے تدبیر کی طرف سے پیدا ہوا۔ اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا توحید کا از سر نو قائم کرنا اور شرک و بدعات کا قلع و قمع کرنا ہونا چاہیئے تھا۔ وہی ہوا اور وہ اس طرح سے کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت مین قرآن اور حدیث صحیح سے اور دلائل عقلیہ سے کیا۔ کیونکہ ..... حیات ان کے اصل الاصول شرک و بدعات کی ہو رہی ہے اور دین عیسائی صرف اسی عقیدہ حیات سے تمام عالم مین ترقی کر رہا ہے اس کو ان نشانات اور دلائل بینہ سے ثابت کیا جس کا جواب کسی سے نہ ہو سکا۔ یہان تک کہ قبر کا نشان ثابت کر دیا۔ کہ اب کوئی شخص ایک دلیل ضعیف بھی حیات کی نہین پیش کر سکتا۔ اللہ اکبر بڑا عقیدہ شرک کا حضرت اقدس نے دفع کیا ہے۔ کہ جس کے دفعیہ سے بنا توحید از سر نو

دنیا میں قائم کرے جیسا کہ سنت اللہ تمام انبیاء کے زمانہ بعثت میں اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے۔ کہ اول نظر اور توجہ مامور کی دفع شرک کی طرف ہوا کرتی ہے یہ کام تھا کہ مجدد صدی چہاردہم کی ذات بابرکات پر منحصر تھا پس اب جبکہ بنا توحید قائم ہو گئی۔ تو پھر جملہ اعمال و اعتقادات برکت توحید سے خود بخود درد بہ اصلاح آ جائے گی اور آتی جاتی ہیں۔ پس اب جس کسی کو حضرت مرزا صاحب کی مجددیت کا انکار ہو تو اس کو چاہیئے کہ بمقابل مرزا صاحب دوسرا کوئی شخص کہ دعوی مجددیت شروع صدی کر رہا ہو۔ معہ ثبوت مین اور اسی ترتیب سے اس نے توحید اسلام کی اشاعت اور اعمال اخلاص اور احسان کی ہدایت کی ہو پیش کرے تاکہ ہم اس کی مجددیت اور ماموریت من اللہ کا موازنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے مجددیت اور ماموریت سے کریں اگر وہ اپنی ماموریت من اللہ اور مجددیت ایسی ہی نشانات اور براہین سے ثابت کر دیگا۔ تو ہم کو اس کے اقبال و قبول میں ذرا دریغ نہ ہوگا اور اگر کسی مجدد کو معہ جملہ نشانات کے نہ پیش کیا۔ تو ہم نے تصدیق پیشگوئی مخبر صادق اور آیات قرآن کے کر دی اور ہماری مخالف نے ان سب کی تکذیب کر دی اور جملہ ادیان باطلہ کو موقع اعتراضات کا اسلام اور بانی اسلام پر اپنے ہاتھ سے دیدیا خوب اسلام ہے اور خوب اہل اسلام ہیں۔ دشمن دانا بہ از نادان دوست یہ دلیل ہے کہ جس کی وجہ سے ضرورت وقت کے لحاظ سے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا ہے اور اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسی عقیدہ پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

مکابر

اور اگر کوئی شخص بہ سبب عداوت اور عناد اور حق پوشی کے سر کے معنے کم کے بیان کرے یعنی صدی پچاس سال تک شروع ہی صدی ہوتے ہی مرزا صاحب کا مجدد ماننا ضرور کچھ ضرور نہیں ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جبکہ مرزا صاحب کی تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساتھ موافق ہے اور ہزاروں نشانات بھی اس کی تائید میں واقع ہو چکے۔ پس اب پچاس برس تک کسی مجدد کا انتظار کرنا بڑی حماقت ہے ہاں اگر اس کی تعلیم مخالف قرآن و حدیث ہوتی تو یہ عذر بے شک لائق پذیرائی ہوتا۔ جب مرزا صاحب کی تعلیم خلاف قرآن و احادیث صحیحہ نہیں ہے بلکہ موید کتاب و سنت ہے اور کوئی مخالف تعلیم مرزا صاحب پر صحیح اعتراض بھی نہیں کر سکتا ہاں صرف دعوی مسیحیت اور مہدویت پر اعتراض ہے تو کہتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب یہ دعوی مسیحیت و مہدویت نہ کرتے۔ تو عام مسلمان مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیتے مگر ان دعاوی نے.. مجدد قبول کرنے سے ہم کو روک دیا اس کے جواب میں ہم مکابرین سے بعد ادب عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیں تو آپ کے اسلام میں تو نقصان آنے کا ہے نہیں جبکہ تمام انبیاء وفات پا گئے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا وفات پا جانا کونسا عجوبہ ہوا اور جبکہ تمام مامورین اللہ اسی طرح پر مبعوث ہوئے ہیں آسمان سے کوئی نہیں اترا۔ تو مرزا صاحب کا مبعوث ہونا ایسے وقت ضرورت میں کونسا عجوبہ ہوا صرف یہی نہ کہ بعض پیشگوئیاں کے معنے آپ کے نزدیک مرزا صاحب نے آپ کے مفروضات کے خلاف بیان کئے ہیں اور ایسا کچھ انبیاء کی بعثت میں ہمیشہ ہوا ہے۔ کچھ نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ مسائل شرعیہ میں تو حضرت مرزا صاحب نے کوئی اجتہاد نہیں کیا اور یہ بھی نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہونے سے رہ گیا تھا اور اب مجھ پر یہ حکم نازل ہوا ہے بلکہ وہی تعلیم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمائی ہے اس صورت میں نہ قبول کرنا مرزا صاحب کا بڑے مخاطرہ میں پڑنا ہے کیونکہ اگر نصف صدی تک انتظار کرنے میں ہم زندہ نہ رہے اور خاتمہ ہمارا مرزا صاحب کی مخالفت میں ہوا اور دوسرا کوئی مجدد یا مسیح یا مہدی نہ آیا تو مکذبین آیات قرآنی منکرین پیشگوئیہا رسول کریم میں ہم محشور ہوں گے۔ اور اگر بفرض محال کوئی دوسرا بھی مجدد آ گیا تو اس مجدد کے بھی مصدق ہو گئے اور اس کو بھی قبول کر لیں گے اور مصدقین پیشگوئیاں قرآنی پیشگوئیاں رسول کریم میں داخل ہو جاویں گے ہمارے ایمان و اسلام میں نہ اب کوئی نقصان آیا اور نہ جب آئے گا کیونکہ تعلیم تو مرزا صاحب کی بھی موافق قرآن و حدیث کے ہی ہے اور نشانات الٰہیہ نے اس تعلیم کو ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ اس میں اب کسی طرح کا ضعف باقی نہیں رہا اگر بفرض محال اس آنیوالے مجدد کی تعلیم کہ جس کا انتظار ہمارے حضرات مخالفین کر رہے ہیں موافق قرآن و حدیث کے حق ہوگی نہ مرزا صاحب کے قبول کرنے میں کچھ نقصان ایمان کا ہوا ہے اور نہ آنیوالے مجدد کے مان لینے میں بفرض محال کچھ نقصان ایمان کا ہوگا صرف اس وقت کے مجدد کے نہ قبول کرنے میں مکذبین پیشگوئیاں قرآنی و رسول کریم میں ہم محشور ہوں گے۔ اللھم احشرنا فی زمرۃ المصدقین واحفظنا عن زمرۃ المکذبین آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین (قاضی آل محمد)

عربی زبان

لندن کے مستشرق ڈاکٹر ایڈورڈ براؤن نے جو کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔ پارلیمنٹ کی دعوت میں جو مصریوں کی مدارات کے لئے لندن میں منعقد ہوئی تھی منجملہ اور لیکچرار وں کے انہوں نے اپنی اسپیچ میں کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ عربی زبان زمانہ حال کے علوم کے لئے لائق و مناسب نہیں ہے یہ کہتے تو ہیں مگر عربی زبان کا ایک حرف بھی نہیں جانتے۔ جس زبان نے یونانیوں اور رومیوں کے فلسفہ کو ہمارے لئے ضائع ہونے سے بچا لیا ہو۔ جس زبان نے ایرانیوں اور ہندوؤں اور گذشتہ صدیوں کے آداب و اخلاق ہم تک پہنچائے ہوں۔ جس زبان میں ہر قسم کی قیمتی علمی کتابیں لکھی گئی ہوں۔ اس زبان کے لئے یہ کہنا کیونکر ممکن ہے کہ زمانہ موجودہ کے اصول کی تعلیم کے لئے اس میں گنجائش نہیں۔ عربی میں جغرافیہ کی کتابیں اس طریقہ پر تالیف ہوئیں۔ جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ عربی تاریخ کی کتابیں تمام کتابوں سے وسیع اور دقیق ہوتی ہیں۔ بلکہ میرے رائے میں بعض عربی کتابوں میں جس طرز پر تاریخ لکھی گئی ہے۔ یورپ میں اس طرز کی تالیف نہیں ہوئی۔ صاحب موصوف نے اس مقام پر ابن خلدون و ابن اثیر و طبری و فخری وغیرہ کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا۔ سائنس و فلسفہ و اخلاق میں ہم ایسی کتابیں پاتے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ ان بزرگان علم کی نسبت تم کیا گمان کرتے ہو۔ جو ان صدیوں میں جبکہ ہم وحشیانہ حالت میں تھے جمع ہو کر اخوان الصفا کے نام سے ایک انسائیکلوپیڈیا تالیف کرتے تھے۔ حالانکہ اس بیسویں صدی میں انسائیکلوپیڈیا برطانیہ کا ہم فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عربی زبان تعلیم کے لائق نہیں ہے۔ شہرستانی نے "ملل و نحل" جیسی چھوٹی کتاب میں مذہب و فلسفہ کے متعلق ان سب رایوں کا جن کی گذشتہ و موجودہ قومیں معتقد تھیں جمع کر دیا ہے۔ اسپین اور لیڈن کے کتبخانوں میں عربی انسائیکلوپیڈیا کی کتابیں اب بھی موجود ہیں۔ (البیان)

شکریہ بابو نیاز اللہ صاحب احمدی منی پور کے سکرٹری جماعت احمدیہ مولوی غلام امام صاحب کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کا شکریہ کرتے ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم میں فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب بمقام شملہ)

گذشتہ سے پیوستہ

ایک گروہ ایسا ہے۔ جو الہام سے انکاری ہے اور اُن کا یہ خیال ہے کہ ہمنے اپنی ہی عقل کے زور سے خدا کا پتہ لگایا ہے اور ہمیں انسانون کو ابتدا مین یہ خیال آیا تہا کہ کوئی خدا مقرر کرنا چاہیئے۔ اور ہماری ہی کوششون سے وہ گوشہ گمنامی سے باہر نکلا۔ شناخت کیا گیا معبود خلایق ہوا۔ قابل پرستش ٹھہرا ورنہ پہلے سے کون جانتا تہا اُس کے وجود کی کسکو خبر تھی۔ ہم عقلمند لوگ پیدا ہوئے تب اُس کے بھی نصیب جلگے۔ یہ اعتقاد اُن بُت پرستون کے اعتقاد سے کچھ کم نہین۔ جو اور اور چیزون کو اپنا منعم اور محسن قرار دیتے ہین۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر اپنی ہی دود آمیز عقل کو اپنا ہادی اور محسن جانتے ہین بلکہ اگر غور کیا جلئے تو بت پرستون سے ان کا پلہ بھاری ہے کیونکہ اگرچہ بُت پرست اس بات کے تو قائل نہین کہ خدا نے ہمارے دیوتاؤن کو بڑی بڑی طاقتین دے رکھی ہین اور وہ کچھ نذر نیاز لے کر اپنے پوجاریون کو مرادین دے دیا کرتے ہین لیکن اب تک انہون نے یہ رائے ظاہر نہین کی کہ خدا کا پتہ انہین دیوتاؤن نے لگایا ہے اور یہ نعمت عظمےٰ وجود حضرت باری کی انہین کے زور بازو سے معلوم ہوئی۔ یہ بات تو انہین حضرات منکرین الہام کو سُوجھی۔ جنھون نے خدا کو بھی اپنی ایجادات کی فہرست مین درج کرلیا اور بہ کمال خردماغی سے بول اُٹھے۔ کہ خدا کی طرف سے انا الموجود ہونے کی کبھی آواز نہین آئی یہ ہماری ہی بہادری ہے۔ جنھون نے خود بخود بے جتلائے اور بے بتلائے اُسے معلوم کرلیا۔ وہ تو ایسا چُپ تھا جیسے کوئی سویا ہُوا یا مرا ہُوا ہوتا ہے ہمین نے فکر کرتے کرتے کھود کھودتے اس کا کھوج لگایا۔ گویا خدا کا احسان تو ان پر کیا ہونا تہا ایک طور پر انہین خدا پر احسان ہے۔ کہ اس بات کی پختہ خبر ملنے کے بغیر کہ خدا ہی ہے اور اس امر کے یقین کامل ہونے کے بدون کہ اس کی نافرمانی سے ایسا ایسا عذاب اور اس کی فرمان برداری سے ایسا ایسا انعام ملے گا یون ہی بے کہے کہائے اور بے سُنے سنائے اس خدائے موہوم کی فرمان برداری کا طوق اپنے گلے مین ڈال لیا گویا آپ ہی پکایا اور آپ ہی کھایا۔ لیکن خدا ایسا ضعیف اور کمزور تہا۔ کہ اُس سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے وجود کی آپ خبر کر دیتا اور اپنے وعدون کے بارے مین آپ تسلی بخشتا۔ بلکہ وہ چھپا ہوا تہا انہون نے ظاہر کیا وہ گمنام تہا۔ انہون نے شہرت دی وہ چُپ تہا۔ انہون نے اس کا کام آپ کیا۔ گویا وہ تھوڑی ہی مدت سے اپنی خدائی مین مشہور ہُوا ہے اور وہ بھی ان کی کوششون سے۔

اس کے بعد ایک ایسا گروہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو خالقیت سے ہی جواب دیتے ہین اور تمام روحون کو اس کی ذات کامل کی طرح غیر مخلوق اور واجب الوجود اور موجود بوجود حقیقی قرار دیتے ہین۔ حالانکہ عقل سلیم خدائے تعالیٰ کی نسبت صریح یہ نقص سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کا مالک کہلا کر پھر کسی چیز کا رب اور خالق نہ ہو اور دنیا کی زندگی اس کے سہارے سے نہین بلکہ اپنی ذاتی وجوب کی رُو سے ہو اور جب عقل سلیم کے آگے یہ دونون سوال پیش کئے جاوین۔ کہ آیا خداوند قادر مطلق کے محامد تامہ کے لئے یہ بات اصلح اور انسب ہے۔ کہ وہ آپ ہی اپنی قدرت کاملہ سے تمام موجودات کو منصۂ ظہور مین لاکر ان سب کا رب اور خالق ہو علاوہ تمام کائنات کا سلسلہ اُسی کی ربوبیت تک ختم ہوتا ہو اور خالقیت کی صفت اور قدرت اس کی ذات کامل مین موجود ہو اور پیدایش اور موت کے نقصان سے پاک ہو یا یہ باتین اس کی شان کے لائق ہون۔ کہ جس قدر مخلوقات اس کے قبضۂ قدرت مین ہین یہ چیزین اس کی مخلوق نہین ہین اور نہ ہی اس کے سہارے کو اپنا وجود رکھتی ہین۔ اور نہ اپنے وجود اور بقا مین اس کی محتاج ہین اور نہ وہ ان کا خالق اور رب ہے اور نہ خالقیت کی صفت اور قدرت اسمین پائی جاتی ہے اور نہ پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہے۔ تو ہرگز عقل یہ فتوے نہین دیتی۔ کہ وہ جو دنیا کا مالک ہے وہ دنیا کا پیداکنندہ نہ ہو اور ہزار ہا پُر حکمت صفتین جو روحون اور جسمون مین پائی جاتی ہین وہ خود بخود ہون اور اُن کے بنانیوالا کوئی نہ ہو اس کے بعد ایک اور فرقہ ہے۔ جو خدا کا بیٹا بتاتے ہین اور باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون کو اپنا حاجت روا مانتے ہین کیا کوئی عقلمند یہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ وہ ذات کامل اور قدیم اور غنی اور بے نیاز جو اپنے تمام عظیم الشان کامون کو قدیم سے کرتی چلی آئی ہو اور جس نے آپ ہی بغیر حاجت کسی باپ یا بیٹے کی کے تمام دنیا کو پیدا کیا ہو اور جس نے آپ ہی تمام روحون اور جسمون کو وہ قوتین بخشی ہون۔ جن کی انہین حاجت ہے اور آپ ہی تمام کائنات کا حافظ قیوم اور مدبر ہو بلکہ ان کے وجود سے پہلے جو کچھ ان کو زندگی کیلئے درکار تھا وہ سب اپنی صفت رحمانیت سے ظہور مین لایا اور بغیر انتظار عمل کسی عامل کے سورج اور چاند اور بے شمار ستارے اور زمین اور ہزارہا نعمتین جو زمین پر پائی جاتی ہین محض اپنے فضل و کرم سے انسانون کے لئے پیدا کی ہون اور ان سب کے مون مین کسی بیٹے کی محتاج نہ ہوئی ہو۔ تو کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آخری زمانہ مین اس کو مغفرت اور نجات دینے کے لئے بیٹے کی ضرورت واقع ہو اور پھر بیٹا بھی ایسا ناقص بیٹا جس کو باپ سے کچھ بھی مناسبت نہ ہو۔ بلکہ ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد ہُوا ہو۔ اور مدت تک ظلمت خانہ رحم مین قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدررو ہے پیدا ہُوا ہو۔

مَین اب اپنے اصلی مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون۔ مین نے مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کردی ہے اور اب آسانی کے واسطے مسلم کو مومن کے لفظ سے اور غیر مسلم کو کافر کے لفظ سے بیان کرون گا۔ اِن دونون فریقون مین خداوند کریم نے جو معیار تمیز کرنے کا فرقان مجید مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ قد افلح المومنون اور ولی الذین امنو یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔ بل اللہ مولٰکم وھو خیر الناصرین۔ واللہ ذو الفضل علی المومنین۔ ان اللہ مع المتقین۔ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یعنی تحقیق مومنون نے فتح پائی۔ اللہ دوست ہے ایمان والون کا ان کو اندھیرے سے نکالکر ان کو نور مین لے آتا ہے۔ اے مومنو! اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ مومنون پر اللہ فضل کرنیوالا ہے تحقیق اللہ نے مومنون سے ان کے نفسون اور مالون کو اس اقرار پر خرید کرلیا ہے کہ ان کے واسطے جنت ہے اور دیگر کئی ایک آیات ہین۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مومنونکی مدد فرماتا ہے اور انکی ہر طرح سے خاطرداری کرتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین کلاہ - لنگی پشاوری - ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے - قریباً پانچ سال سے یہ دوکان مین کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے - اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین - تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا - اگر کوئی چیز ناپسند ہو - تو واپس لے لیجاویگی - لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا

احمد نور - مہاجر - سوداگر کابلی - قادیان

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین - مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - انکاح کی خواہش رکھتے ہین - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین -

۹ - گوبیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین - اکمل آف گوبیکی ضلع گوجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط - لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۷ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم ن - د - خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن اتھزی - الہ داد والے - قیمت ۱ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعود قیمت ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

القول الصحیح اردو نظم - در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین - قیمت ۴ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین -

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جسمین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر - اسلام کی تائید مین قیمت ۱ر

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۱ر - عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح [illegible]

آنہ ڈکشنری طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب بچون کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین قیمت ہر دو جلد ۹ر

رسید زر

۹ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ۹۶۷ - چودھری خدابخش صاحب ۳ر
۱۰ " " ۱۸۱۷ - ماسٹر محمد علی صاحب ۳ر
۱۱ " " ۸۲۹ - جلیل احمد صاحب ۱ر
۱۱ " " ۱۶۷۳ - شیخ رحمت اللہ صاحب ۴ر
۱۳ " " ۸۳۳ - چودھری ثناء اللہ صاحب ۲ر
۱۴ " " ۱۹۲۰ - سید عبد المجید صاحب ۳ر
۱۵ " " - سردار خان صاحب بمد تبلیغ فنڈ ۱ر
۱۶ " " ۹۱۷ - امام الدین صاحب ۳ر
۱۶ " " ۱۸۲۲ - گل حسن صاحب ۱۲ر
۱۷ " " ۱۵۴۳ - پیر محمد صاحب ۸ر
۱۷ " " ۹۳۱ - سید عبد الستار شاہ صاحب ۳ر
۱۷ " " ۱۹۱ - کرامت علی صاحب ۲ر
۱۷ " " ۱۶۵ - میان اللہ دتا صاحب ۸ر
۱۷ " " ۱۱۱۴ - عزیز احمد صاحب ۳ر
۱۸ " " ۵۷۴ - ماسٹر مہر دین صاحب ۳ر
۱۸ " " ۱۸۰۳ - مستری محمد دین صاحب ۳ر
۱۹ " " ۸۶۸ - شیخ احمد صاحب ۲ر
۱۹ " " ۱۵۱ - قاضی خواجہ علی صاحب ۳ر
۱۹ " " ۱۱۵۶ - فتح محمد صاحب ۳ر
۱۹ " " ۱۸۲۳ - کبیر الدین صاحب ۳ر
۲۰ " " ۱۵۵۸ - فتح محمد خان صاحب ۳ر
۲۱ " " ۸۸۱ - شیخ عنایت اللہ صاحب ۴ر
۲۱ " " ۱۳۲۶ - مولوی احمد علی صاحب ۴ر
۲۱ " " ۱۸۲۵ - مولوی عبد المجید صاحب ۱۴ر
۲۲ " " ۱۲۴۵ - علی احمد صاحب ۳ر
۲۲ " " ۱۵۶۵ - الہی بخش صاحب ۱ر

بدر پریس قادیان [illegible] چھاپا گیا